دُعائے روزِ عرفہ

حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام کی ایک دُعا

ترجمہ و حواشی

مجتہد الاسلام مولانا مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

ناشر
مکتبہ امامیہ

(امامیہ مشن پاکستان) — اُردو بازار — لاہور ۲

قیمت :- ۵۰ پیسہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُعائے روزِ عرفہ

وَكَانَ مِنْ دُعَائِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ
وَاِلٰهَ كُلِّ مَأْلُوْهٍ وَخَالِقَ
كُلِّ مَخْلُوْقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ عِلْمُ شَيْءٍ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيْطٌ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيْبٌ اَنْتَ
اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ
الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَرِيْمُ

دُعائے روزِ عرفہ

سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ بار الہا! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے۔ اے بزرگی و اعزاز والے! اے پالنے والوں کے پالنے والے۔ اے ہر پرستار کے معبود! اے ہر مخلوق کے خالق اور ہر چیز کے مالک و وارث۔ اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ ہے۔ وہ ہر چیز پر حاوی اور ہر شے پر نگران ہے۔ تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو ایک اکیلا اور یکتا و یگانہ ہے اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بخشنے والا اور انتہائی

اَلسَّلَامُ الْعَظِيمُ الْمُعَظَّمُ الْكَبِيرُ الْمُتَكَبِّرُ وَاَنْتَ
اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْعَلِيُّ الْمُتَعَالِ
الشَّدِيدُ الْمِحَالِ وَاَنْتَ اللهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيمُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ وَاَنْتَ
اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
الْقَدِيرُ الْخَبِيرُ وَاَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الْكَرِيمُ الْاَكْرَمُ الدَّائِمُ الْاَدْوَمُ وَ
اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَوَّلُ
قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ
عَدَدٍ وَاَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
الدَّانِي فِي عُلُوِّهِ وَالْعَالِي فِي دُنُوِّهِ
وَاَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ذُو الْبَهَاءِ
وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ وَ
اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِي
اَنْشَاْتَ الْاَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ سِنْخٍ
وَصَوَّرْتَ مَا صَوَّرْتَ مِنْ غَيْرِ
مِثَالٍ وَابْتَدَعْتَ الْمُبْتَدَعَاتِ
بِلَا احْتِذَاءٍ اَنْتَ الَّذِي قَدَّرْتَ
كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا وَيَسَّرْتَ كُلَّ
شَيْءٍ تَيْسِيرًا وَدَبَّرْتَ مَا دُونَكَ
تَدْبِيرًا اَنْتَ الَّذِي لَمْ يُعِنْكَ عَلٰى
خَلْقِكَ شَرِيكٌ وَلَمْ يُوَازِرْكَ فِي
اَمْرِكَ وَزِيرٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مُشَاهِدٌ
وَلَا نَظِيرٌ اَنْتَ الَّذِي اَرَدْتَ
فَكَانَ حَتْمًا مَا اَرَدْتَ وَقَضَيْتَ
فَكَانَ عَدْلًا مَا قَضَيْتَ وَحَكَمْتَ

بخشنے والا عظمت والا اور انتہائی عظمت والا اور بڑا اور
انتہائی بڑا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں جو بلند و برتر اور بڑی قوت و تدبیر والا
ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود
نہیں، جو فیض رساں، مہربان اور علم و حکمت والا ہے۔
اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں
جو سننے والا، دیکھنے والا، قدیم و ازلی اور ہر چیز سے
آگاہ ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی
معبود نہیں۔ جو کریم اور سب سے بڑھ کر کریم اور دائم و
جاوید ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں۔ جو ہر شے سے پہلے اور ہر شمار میں آنے
والی شے کے بعد ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے
علاوہ کوئی معبود نہیں جو (کائنات کے دسترس سے) بالا
ہونے کے باوجود نزدیک اور نزدیک ہونے کے باوجود
(فہم و ادراک سے) بلند ہے اور تو ہی وہ معبود ہے
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو جمال و بزرگی اور عظمت و
ستائش والا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ
کوئی معبود نہیں۔ جس نے بغیر مواد کے تمام چیزوں
کو پیدا کیا اور بغیر کسی نمونہ و مثال کے صورتوں کی نقش آرائی
کی اور بغیر کسی کی پیروی کئے موجودات کو خلعت وجود
بخشا۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کا ایک اندازہ
ٹھہرایا ہے اور ہر چیز کو اس کے وظائف کی انجام دہی
پر آمادہ کیا ہے اور کائنات عالم میں سے ہر چیز کی
تدبیر و کارسازی کی ہے۔ تو وہ ہے کہ آفرینش عالم میں
کسی شریک کار نے تیرا ہاتھ نہیں بٹایا اور نہ کسی
معاون نے تیرے کام میں تجھے مدد دی ہے اور نہ
کوئی تیرا دیکھنے والا اور نہ کوئی تیرا مثل و نظیر تھا اور تو

فَكَانَ نِصْفًا مَا حَكَمْتَ اَنْتَ الَّذِیْ
لَا یَحْوِیْكَ مَكَانٌ وَلَمْ یَقُمْ لِسُلْطَانِكَ
سُلْطَانٌ وَلَمْ یُعْیِكَ بُرْهَانٌ
وَلَا بَیَانٌ اَنْتَ الَّذِیْ اَحْصَیْتَ
كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا وَجَعَلْتَ لِكُلِّ
شَیْءٍ اَمَدًا وَقَدَّرْتَ كُلَّ
شَیْءٍ تَقْدِیْرًا اَنْتَ الَّذِیْ قَصُرَتِ
الْاَوْهَامُ عَنْ ذَاتِیَّتِكَ وَعَجَزَتِ
الْاَفْهَامُ عَنْ كَیْفِیَّتِكَ وَلَمْ
تُدْرِكِ الْاَبْصَارُ مَوْضِعَ اَیْنِیَّتِكَ
اَنْتَ الَّذِیْ لَا تُحَدُّ فَتَكُوْنَ
مَحْدُوْدًا وَلَمْ تُمَثَّلْ فَتَكُوْنَ
مَوْجُوْدًا وَلَمْ تَلِدْ فَتَكُوْنَ مَوْلُوْدًا
اَنْتَ الَّذِیْ لَا ضِدَّ مَعَكَ فَیُعَانِدَكَ
وَلَا عِدْلَ فَیُكَاثِرَكَ وَلَا نِدَّ لَكَ
فَیُعَارِضَكَ اَنْتَ الَّذِی ابْتَدَاَ
وَاخْتَرَعَ وَاسْتَحْدَثَ وَابْتَدَعَ
وَاَحْسَنَ صُنْعَ مَا صَنَعَ سُبْحَانَكَ
مَا اَجَلَّ شَاْنَكَ وَاَسْنٰی فِی الْاَمَاكِنِ
مَكَانَكَ وَاَصْدَعَ بِالْحَقِّ فُرْقَانَكَ
سُبْحَانَكَ مِنْ لَطِیْفٍ مَا اَلْطَفَكَ
وَرَءُوْفٍ مَا اَرْاَفَكَ وَحَكِیْمٍ مَا
اَعْرَفَكَ سُبْحَانَكَ مِنْ مَلِیْكٍ
مَا اَمْنَعَكَ وَجَوَادٍ مَا اَوْسَعَكَ
وَرَفِیْعٍ مَا اَرْفَعَكَ ذُو الْبَهَاءِ وَ
الْمَجْدِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَالْحَمْدِ
سُبْحَانَكَ بَسَطْتَ بِالْخَیْرَاتِ

نے جو ارادہ کیا وہ حتمی و لازمی اور جو فیصلہ کیا وہ عدل کے
تقاضوں سے عین مطابق اور جو حکم دیا وہ انصاف
پر مبنی تھا۔ تو وہ ہے جسے کوئی جگہ گھیرے ہوئے
نہیں ہے اور نہ تیرے اقتدار کا کوئی اقتدار مقابلہ کر
سکتا ہے اور نہ تو دلیل و برہان اور کسی چیز کو واضح طور
پر پیش کرنے سے عاجز ہے تو وہ ہے جس نے ایک
ایک چیز کو شمار کر رکھا ہے اور ہر چیز کی ایک مدت
مقرر کر دی ہے اور ہر شے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا
ہے۔ تو وہ ہے کہ تیری کنہ ذات کو سمجھنے سے واہمے
قاصر اور تیری کیفیت کو جاننے سے عقلیں عاجز ہیں
اور تیری کوئی جگہ نہیں ہے کہ آنکھیں اس کا کھوج لگا
سکیں تو وہ ہے کہ تیری کوئی حد و نہایت نہیں ہے
کہ تو محدود قرار پائے اور نہ تیرا تصور کیا جا سکتا ہے کہ تو
تصور کی ہوئی صورت کے ساتھ ذہن میں موجود ہو
سکے اور نہ تیرے کوئی اولاد ہے کہ تیرے متعلق کسی
کی اولاد ہونے کا احتمال ہو۔ تو وہ ہے کہ تیرا کوئی
مدمقابل نہیں ہے کہ تجھ سے ٹکرائے اور نہ تیرا کوئی
ہمسر ہے کہ تجھ پر غالب آئے اور نہ تیرا کوئی مثل و
نظیر ہے کہ تجھ سے برابری کرے۔ تو وہ ہے جس نے
خلق کائنات کی ابتدا کی۔ عالم کو ایجاد کیا اور اس
کی بنیاد قائم کی اور بغیر کسی مادہ و اصل کے اسے وجود
میں لایا اور جو بنایا اسے اپنی حسن صنعت کا نمونہ بنایا۔
تو ہر عیب سے منزہ ہے۔ تیری شان کس قدر بزرگ
اور تمام جگہوں میں تیرا پایہ کتنا بلند اور تیری حق و باطل
میں امتیاز کرنے والی کتاب کس قدر حق کو آشکار کرنے
والی ہے۔ تو منزہ ہے اے صاحب لطف و احسان
تو کس قدر لطف فرمانے والا ہے اے مہربان! تو کس

يَدَاكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ
عِنْدِكَ فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِيْنٍ اَوْ
دُنْيَا وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ
لَكَ مَنْ جَرٰى فِيْ عِلْمِكَ
وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ مَادُوْنَ
عَرْشِكَ وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيْمِ
لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ لَا
تُحَسُّ وَلَا تُجَسُّ وَلَا
تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ
وَلَا تُنَازَعُ وَلَا تُجَارٰى وَ
لَا تُمَارٰى وَلَا تُخَادَعُ وَلَا
تُمَاكَرُ سُبْحَانَكَ سَبِيْلُكَ
جَدَدٌ وَاَمْرُكَ رَشَدٌ وَ
اَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ سُبْحَانَكَ
قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ
حَتْمٌ وَاِرَادَتُكَ عَزْمٌ
سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ
سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْاٰيَاتِ
فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ بَارِئَ
النَّسَمَاتِ لَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا يَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
يُوَازِيْ صُنْعَكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا يَزِيْدُ عَلٰى
رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
مَعَ حَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ وَشُكْرًا

قدر مہربانی کرنے والا ہے۔ اے حکمت والے تو کتنا جاننے والا ہے۔ پاک ہے تیری ذات! اے صاحب اقتدار تو کس قدر قوی و توانا ہے۔ اے کریم! تیرا دامن کرم کتنا وسیع ہے۔ اے بلند مرتبہ تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ تو حُسن و خوبی، شرف و بزرگی، عظمت و کبریائی اور حمد و ستائش کا مالک ہے۔ پاک ہے تیری ذات تو نے بھلائیوں کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تجھ ہی سے ہدایت کا عرفان حاصل ہوا ہے۔ لہٰذا جو تجھے دین یا دُنیا کے لئے طلب کرے، تجھے پا لے گا۔ تو منزہ و پاک ہے۔ جو بھی تیرے علم میں ہے وہ تیرے سامنے سرنگوں اور جو کچھ عرش کے نیچے ہے وہ تیری عظمت کے آگے سر بخم اور جملہ مخلوقات تیری اطاعت کا جُوا اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہے۔ پاک ہے تیری ذات کہ نہ حواس سے تجھے جانا جا سکتا ہے، نہ تجھے ٹٹولا اور چھوا جا سکتا ہے۔ نہ تجھ پر کسی کا حیلہ چل سکتا ہے۔ نہ تجھے دُور کیا جا سکتا ہے، نہ تجھ سے نزاع ہو سکتی ہے نہ مقابلہ، نہ تجھ سے جھگڑا کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھے دھوکا اور فریب دیا جا سکتا ہے۔ پاک ہے تیری ذات، تیرا راستہ سیدھا اور ہموار، تیرا فرمان سراسر حق و صواب اور تو زندہ و بے نیاز ہے۔ پاک ہے تو۔ تیری گفتار حکمت آمیز، تیرا فیصلہ قطعی اور تیرا ارادہ حتمی ہے۔ پاک ہے تو، نہ تو کوئی تیری مشیت کو رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی تیری باتوں کو بدل سکتا ہے۔ پاک ہے تو اے درخشندہ نشانیوں والے، اے آسمانوں کے خلق فرمانے والے اور ذی رُوح چیزوں کے پیدا کرنے والے۔ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں ایسی تعریفیں جن کی ہمیشگی تیری ہمیشگی سے وابستہ ہے اور

يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ
حَمْداً لَا يَنْبَغِي إِلَّا لَكَ وَ
لَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ
حَمْداً يُسْتَدَامُ بِهِ الْأَوَّلُ
وَيُسْتَدْعَى بِهِ دَوَامُ الْآخِرِ
حَمْداً يَتَضَاعَفُ عَلَى كُرُورِ
الْأَزْمِنَةِ وَيَتَزَايَدُ أَضْعَافاً
مُتَرَادِفَةً حَمْداً يَعْجِزُ عَنْ
إِحْصَائِهِ الْحَفَظَةُ وَيَزِيدُ
عَلَى مَا أَحْصَتْهُ فِي كِتَابِكَ
الْكَتَبَةُ حَمْداً يُوَازِنُ عَرْشَكَ
الْمَجِيدَ وَيُعَادِلُ كُرْسِيَّكَ
الرَّفِيعَ حَمْداً يَكْمُلُ لَدَيْكَ
ثَوَابُهُ وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ
جَزَاءٍ جَزَاؤُهُ حَمْداً ظَاهِرُهُ
وَفْقٌ لِبَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ وَفْقٌ
لِصِدْقِ النِّيَّةِ حَمْداً لَمْ
يَحْمَدْكَ خَلْقٌ مِثْلَهُ وَلَا
يَعْرِفُ أَحَدٌ سِوَاكَ فَضْلَهُ
حَمْداً يُعَانُ مَنِ اجْتَهَدَ فِي
تَعْدِيدِهِ وَيُؤَيَّدُ مَنْ أَغْرَقَ
نَزْعاً فِي تَوْفِيَتِهِ حَمْداً يَجْمَعُ
مَا خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ وَيَنْتَظِمُ
مَا أَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ بَعْدُ حَمْداً
لَا حَمْدَ أَقْرَبُ إِلَى قَوْلِكَ
مِنْهُ وَلَا أَحْمَدَ مِمَّنْ يَحْمَدُكَ
بِهِ حَمْداً يُوجِبُ بِكَرَمِكَ

تیرے ہی لئے ستائش ہے۔ ایسی ستائش جو تیری
نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے اور تیرے ہی لئے
حمد و ثنا ہے، ایسی جو تیرے کرم و احسان کے برابر
ہو اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی جو تیری رضامندی
سے بڑھ جائے اور تیرے ہی لئے حمد و سپاس ہے
ایسی جو ہر حمد گزار کی حمد پر مشتمل ہو اور جس کے مقابلہ میں
ہر شکر گزار کا شکر پیچھے رہ جائے۔ ایسی حمد جو تیرے
علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہ ہو اور نہ تیرے سوا کسی کے تقرب کا وسیلہ
بنے۔ ایسی حمد جو پہلی حمد کے دوام کا سبب قرار پائے
اور اس کے ذریعہ آخری حمد کے دوام کی التجاء کی جائے
ایسی حمد جو زمانہ کی گردشوں کے ساتھ بڑھتی جائے اور
پے در پے اضافوں سے زیادہ ہوتی رہے۔ ایسی حمد
کہ نگہبانی کرنے والے فرشتے اس کے شمار سے عاجز
آجائیں۔ ایسی حمد کہ جو کاتبانِ اعمال نے تیری کتاب
میں لکھ دیا ہے اس سے بڑھ جائے۔ ایسی حمد جو
تیرے عرش بزرگ کے ہموزن اور تیری بلند پایہ کرسی
کے برابر ہو۔ ایسی حمد جس کا اجر و ثواب تیری طرف سے
کامل اور جس کی جزا تمام جزاؤں کو شامل ہو۔ ایسی حمد
جس کا ظاہر باطن سے ہمنوا اور باطن صدق نیت سے
ہم آہنگ ہو۔ ایسی حمد کہ کسی مخلوق نے ویسی تیری
حمد نہ کی ہو اور تیرے سوا کوئی اس کی فضیلت و برتری
سے آشنا نہ ہو۔ ایسی حمد کہ جو اسے بکثرت بجالانے
کے لئے کوشاں ہو۔ اسے (تیری طرف سے) مدد
حاصل ہو اور جو اسے انجام تک پہنچانے کے لئے
سعیٔ بلیغ کرے۔ اسے توفیق و تائید نصیب ہو۔ ایسی
حمد جو تمام اقسامِ حمد کی جامع ہو جنھیں تو موجود کر چکا ہے
اور ان اقسام کو بھی شامل ہو جنھیں تو بعد میں موجود کریگا

الْمَزِيْدَ بِوُفُوْرِهٖ وَتَصِلُهٗ بِمَزِيْدٍ
بَعْدَ مَزِيْدٍ طَوْلًا مِنْكَ حَمْدًا
يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَيُقَابِلُ
عِزَّ جَلَالِكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفٰى
الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ اَفْضَلَ
صَلَوٰتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اَتَمَّ
بَرَكَاتِكَ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ اَمْتَعَ
رَحَمَاتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
صَلٰوةً زَاكِيَةً لَاتَكُوْنُ صَلٰوةٌ
اَزْكٰى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً نَامِيَةً
لَاتَكُوْنُ صَلٰوةٌ اَنْمٰى مِنْهَا وَصَلِّ
عَلَيْهِ صَلٰوةً رَاضِيَةً لَا تَكُوْنُ
صَلٰوةٌ فَوْقَهَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً تُرْضِيْهِ وَتَزِيْدُ عَلٰى
رِضَاهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً
تُرْضِيْكَ وَتَزِيْدُ عَلٰى رِضَاكَ لَهٗ وَ
صَلِّ عَلَيْهِ صَلٰوةً لَا تَرْضٰى لَهٗ
اِلَّا بِهَا وَلَا تَرٰى غَيْرَهٗ لَهَا اَهْلًا
رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً
تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ وَيَتَّصِلُ اتِّصَالُهَا
بِبَقَائِكَ وَلَا يَنْفَدُ كَمَا لَا
تَنْفَدُ كَلِمَاتُكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلٰوةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ
مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَ
رُسُلِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَ
تَشْتَمِلُ عَلٰى صَلَوٰتِ عِبَادِكَ

ایسی حمد کہ اس سے بڑھ کر کوئی حمد تیری مراد سے قریب تر نہ ہو اور جو شخص اس طرح کی حمد کرے اس سے بڑھ کر کوئی حمد گزار نہ ہو۔ ایسی حمد جو تیرے فضل و کرم سے اپنی فراوانی کے باعث افزائش نعمت کا سبب ہو اور تو اپنے لطف و احسان سے اس کے ساتھ پیہم اضافہ کا سلسلہ قائم رکھے۔ ایسی حمد جو تیری بزرگی ذات کے شایاں اور تیرے شرف جلال کے ہمدوش ہو۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر سب رحمتوں سے افضل و برتر رحمت نازل فرما! وہ محمدؐ جو برگزیدہ، معزز و گرامی اور مقرب ہیں اور ان پر اپنی کامل ترین برکتوں کا اضافہ کر اور اپنی نفع رساں رحمتوں کے ساتھ ان پر رحم و کرم فرما۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت فراواں نازل کر جس سے فراوانی میں کوئی رحمت نہ بڑھ سکے اور ان پر ایسی بڑھنے والی رحمت نازل فرما جس سے زیادہ کوئی رحمت بڑھنے والی نہ ہو اور ان پر ایسی پسندیدہ رحمت نازل فرما جس سے بالاتر کوئی رحمت نہ ہو۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو انھیں خوش و خوشنود کرے اور ان کی خوشنودی سے بڑھ جائے۔ اور ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تو ان کے لیے اس کے سوا کسی رحمت کو پسند نہ کرے اور نہ ان کے علاوہ کسی کو اس رحمت کا سزاوار سمجھے۔

پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تیری جانب سے جس رضامندی کے وہ مستحق ہیں اس سے بڑھ جائے اور اس کا پیوند تیرے بقا و دوام سے جڑا رہے اور اس کا سلسلہ کہیں ختم نہ ہو جس طرح تیرے کلمے ختم نہ ہوں گے۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے فرشتوں، نبیوں،

مِنْ جِنِّكَ وَاِنْسِكَ وَاَهْلِ اِجَابَتِكَ
وَتَجْتَمِعُ عَلٰى صَلٰوةِ كُلِّ مَنْ
ذَرَاْتَ وَبَرَاْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ
رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ صَلٰوةً تُحِيْطُ
بِكُلِّ صَلٰوةٍ سَالِفَةٍ وَمُسْتَاْنَفَةٍ
وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ صَلٰوةً مَرْضِيَّةً لَكَ
وَلِمَنْ دُوْنَكَ وَتُنْشِئُ مَعَ ذٰلِكَ
صَلَوٰاتٍ تُضَاعِفُ مَعَهَا تِلْكَ
الصَّلَوٰاتِ عِنْدَهَا وَتَزِيْدُهَا
عَلٰى كُرُوْرِ الْاَيَّامِ زِيَادَةً فِىْ
تَضَاعِيْفَ لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ
رَبِّ صَلِّ عَلٰى اَطَائِبِ اَهْلِ
بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِاَمْرِكَ
وَجَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ عِلْمِكَ وَ
وَحَفَظَةَ دِيْنِكَ وَخُلَفَاءَكَ
فِىْ اَرْضِكَ وَحُجَجَكَ عَلٰى عِبَادِكَ
وَطَهَّرْتَهُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَ
الدَّنَسِ تَطْهِيْرًا بِاِرَادَتِكَ وَ
جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلَيْكَ وَ
الْمَسْلَكَ اِلٰى جَنَّتِكَ رَبِّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ صَلٰوةً تُجْزِلُ
لَهُمْ بِهَا مِنْ نِحَلِكَ وَكَرَامَتِكَ
وَتُكْمِلُ لَهُمُ الْاَشْيَاءَ مِنْ
عَطَايَاكَ وَنَوَافِلِكَ وَتُوَفِّرُ
عَلَيْهِمُ الْحَظَّ مِنْ عَوَائِدِكَ وَ
فَوَائِدِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
صَلٰوةً لَا اَمَدَ فِىْ اَوَّلِهَا وَلَا غَايَةَ

رسولوں اور اطاعت کرنے والوں کے درود و رحمت
کو شامل ہو اور تیرے بندوں میں سے جنوں، انسانوں
اور تیری دعوت کو قبول کرنے والوں کے درود و سلام
پر مشتمل ہو اور تیری ہر قسم کی مخلوقات کہ جنھیں تو نے
خلق کیا اور عالم وجود میں لایا سب کی رحمتوں پر حاوی ہو۔
پروردگارا آنحضرتؐ پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل
فرما جو گزشتہ و آئندہ سب رحمتوں کو محیط ہو۔ ان پر اور ان
کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک اور
تیرے علاوہ دوسروں کے نزدیک پسندیدہ ہو اور ان
رحمتوں کے ساتھ ایسی رحمتیں بھیجتا رہے کہ ان کے
بھیجنے کے وقت تو پہلی رحمتوں کو دُگنا کر دے اور
انھیں زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ دو چند کرکے
اتنا بڑھاتا جائے کہ جنھیں تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کر
سکے۔ پروردگارا ان کے اہل بیت اطہار پر رحمت نازل
فرما۔ جنھیں تو نے امر (دین و شریعت) کے لئے منتخب
فرمایا۔ اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور
زمین میں اپنا خلیفہ و جانشین اور بندوں پر اپنی حجت
بنایا اور جنھیں اپنے ارادہ (ازلی) سے ہر قسم کی نجاست و
آلودگی سے پاک و صاف رکھا اور جنھیں اپنے تک
پہنچنے کا وسیلہ اور جنت تک آنے کا راستہ قرار دیا
ہے۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل
فرما جس کے ذریعہ تو ان کے لئے اپنی بخشش و کرامت
کو فراواں اور ان کے لئے عطایا و انعامات کامل کرے
اور اپنے تحائف و منافع میں سے انھیں وافر حصہ بخشے
پروردگارا ان پر اور ان کے اہل بیت پر ایسی رحمت
نازل فرما کہ نہ اس کی ابتدا کی کوئی مدت، نہ اس مدت
کی کوئی انتہا اور نہ اس کا کوئی آخری کنارا ہو۔ پروردگارا

لَا اَمَدَ لَهَا وَلَا نِهَايَةَ لَا اٰخِرَ لَهَا رَبِّ
صَلِّ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَا دُوْنَهٗ
وَمِلْأَ سَمٰوٰتِكَ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَ
عَدَدَ اَرَضِيْكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا
بَيْنَهُنَّ صَلٰوةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ
زُلْفٰى وَتَكُوْنُ لَكَ وَلَهُمْ رِضًا
وَمُتَّصِلَةً بِنَظَائِرِهِنَّ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ اَيَّدْتَ دِيْنَكَ فِيْ كُلِّ
اَوَانٍ بِاِمَامٍ اَقَمْتَهٗ عَلَمًا لِعِبَادِكَ
وَمَنَارًا فِيْ بِلَادِكَ بَعْدَ اَنْ وَصَلْتَ
حَبْلَهٗ بِحَبْلِكَ وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيْعَةَ
اِلٰى رِضْوَانِكَ وَافْتَرَضْتَ طَاعَتَهٗ
وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهٗ وَاَمَرْتَ
بِامْتِثَالِ اَوَامِرِهٖ وَالْاِنْتِهَاءِ عِنْدَ
نَهْيِهٖ وَاَلَّا يَتَقَدَّمَهٗ مُتَقَدِّمٌ وَ
لَا يَتَاَخَّرَ عَنْهُ مُتَاَخِّرٌ فَهُوَ
عِصْمَةُ اللَّائِذِيْنَ وَكَهْفُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَعُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِيْنَ
وَبَهَاءُ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَاَوْزِعْ
لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ
عَلَيْهِ وَاَوْزِعْنَا مِثْلَهٗ فِيْهِ وَاٰتِهٖ
مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيْرًا وَ
افْتَحْ لَهٗ فَتْحًا يَسِيْرًا وَاَعِنْهُ
بِرُكْنِكَ الْاَعَزِّ وَاشْدُدْ اَزْرَهٗ
وَقَوِّ عَضُدَهٗ وَرَاعِهٖ بِعَيْنِكَ
وَاحْمِهٖ بِحِفْظِكَ وَانْصُرْهُ
بِمَلَائِكَتِكَ وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ

ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تیرے عرش اور جو کچھ
زیرِ عرش ہے سب کے ہم وزن ہو اور اس مقدار میں ہو
کہ آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں کے اُوپر ہے سب کو بھر
دے اور زمینوں اور جو کچھ زمینوں کے نیچے اور ان کے
اندر ہے ان کے شمار کے برابر ہو۔ ایسی رحمت جو انھیں
تیرے تقرّب کی منزلِ اعلیٰ پر پہنچا دے اور تیرے
لئے اور ان کے لئے سرمایۂ خوشنودی ہو اور اپنے ایسی
دوسری رحمتوں سے ہمیشہ متّصل رہے۔ بارالہا! تو نے
ہر زمانہ میں ایک ایسے امام کے ذریعہ اپنے دین کی تائید
فرمائی ہے جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے نشانِ راہ
قرار دیا اور شہروں میں منارِ ہدایت بنا کر قائم کیا جبکہ
تو نے اپنے پیمانِ اطاعت کو اس کے پیمانِ اطاعت
سے وابستہ کر دیا۔ جسے اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ
قرار دیا جس کی اطاعت فرض کر دی۔ جس کی نافرمانی
سے ڈرایا۔ جس کے احکام کی بجا آوری اور جس کے منع
کرنے پر باز رہنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے
والا اس سے آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے
والا اس سے پیچھے نہ رہے۔ وہ پناہ طلب کرنے
والوں کے لئے سروسامانِ حفاظت، اہلِ ایمان کے
لئے جائے پناہ، وابستگانِ دامن کے لئے مضبوط
سہارا اور تمام جہان کی رونق و زیبائش ہے۔ بارالہا!
اپنے ولی و پیشوا کے دل میں اس انعام پر جو اسے بخشا
ہے ادائے شکر کا الہام فرما اور اس کے وجود کے باعث
ویسا ہی ادائے شکر کا جذبہ ہمارے دل میں پیدا کر اور
اسے اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس سے ہر
طرح کی مدد پہنچے اور اس کے لئے کامیابی و کامرانی کی
راہ بآسانی کھول دے اور اپنے مضبوط سہارے سے

الأغلب وأقم به كتابك وحدودك
وشرائعك وسنن رسولك
صلواتك اللهم عليه وآله وأحي
به ما أماته الظالمون من
معالم دينك واجل به صداء
الجور عن طريقتك وأبن به
الضراء من سبيلك وأزل به
الناكبين عن صراطك وامحق
به بغاة قصدك عوجا وألن
جانبه لأوليائك وابسط يده
على أعدائك وهب لنا رأفته
ورحمته وتعطفه وتحننه و
اجعلنا له سامعين مطيعين
وفي رضاه ساعين وإلى نصرته
والمدافعة عنه مكتنفين و
إليك وإلى رسولك صلواتك
اللهم عليه وآله بذلك
متقربين اللهم وصل على
أوليائهم المعترفين بمقامهم
المتبعين منهجهم المقتفين
آثارهم المستمسكين بعروتهم
المتمسكين بولايتهم المؤتمين
بإمامتهم المسلمين لأمرهم
المجتهدين في طاعتهم
المنتظرين أيامهم المادين
إليهم أعينهم الصلوات المباركات
الزاكيات الناميات الغاديات

اس کی مدد فرما۔ اس کی پُشت کو مضبوط اور بازو کو قوی
کر اور اپنی نظر توجہ سے اس کی حفاظت اور اپنی نگہداشت
سے اس کی حمایت فرما اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس
کی مدد اور اپنے غالب آنے والے سپاہ و لشکر سے اس
کی کمک فرما اور اس کے ذریعہ اپنی کتاب اور حُدود و
احکام اور اپنے رسول (ان پر اے اللہ! تیری طرف
سے درود و رحمت ہو) کی روشوں کو قائم کر اور ان کے
ذریعہ ظالموں نے دین کے جن نشانات کو مٹا ڈالا ہے
از سر نو زندہ کر دے اور ظلم و جور کے زنگ کو اپنی
شریعت سے دُور اور اپنی راہ کی دشواریوں کو برطرف
کر دے اور جو لوگ تیرے راہ صواب سے رُوگردانی
کرنے والے ہیں انھیں ختم اور جو تیرے راہ راست میں
کجی پیدا کرتے ہیں انھیں نیست و نابود کر دے اور
اسے اپنے دوستوں کے لئے نرم و بُردبار قرار دے اور
دشمنوں (پر غلبہ و تسلط) کے لئے اس کے ہاتھوں کو کھول
دے اور ہمیں اس کی طرف سے رافت و رحمت اور
شفقت و مہربانی عطا فرما اور اس کی بات پر کان دھرنے
والا اور اطاعت کرنے والا اور اس کی خوشنودی کے لئے
کوشاں رہنے والا اور اس کی نصرت و تائید اور دشمنوں سے
دفاع کے سلسلہ میں مدد دینے والا اور اس وسیلہ سے تجھ
سے اور تیرے رسول (اے خدا ان پر تیرا درود و سلام ہو)
سے تقرب چاہنے والا قرار دے۔ اے اللہ ان کے
دوستوں پر بھی رحمت نازل فرما جو ان کے مرتبہ و مقام
کے معترف ان کے طریق و مسلک کے تابع، ان کے
نقش قدم پر گامزن، ان کے سر رشتہ دین سے وابستہ،
ان کی دوستی و ولایت سے متمسک، ان کی امامت کے
پیرو، ان کے احکام کے فرمانبردار، ان کی اطاعت میں

الرَّابِحَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَ
عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعْ عَلَى
التَّقْوىٰ أَمْرَهُمْ وَأَصْلِحْ لَهُمْ
شُؤُونَهُمْ وَتُبْ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَخَيْرُ
الْغَافِرِينَ وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي
دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اللّٰهُمَّ وَهٰذَا يَوْمُ
عَرَفَةَ يَوْمٌ شَرَّفْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ
وَعَظَّمْتَهُ نَشَرْتَ فِيهِ رَحْمَتَكَ
وَمَنَنْتَ فِيهِ بِعَفْوِكَ وَأَجْزَلْتَ
فِيهِ عَطِيَّتَكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَىٰ
عِبَادِكَ اللّٰهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ الَّذِي
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَ
بَعْدَ خَلْقِكَ إِيَّاهُ فَجَعَلْتَهُ مِمَّنْ
هَدَيْتَهُ لِدِينِكَ وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ
وَعَصَمْتَهُ بِحَبْلِكَ وَأَدْخَلْتَهُ
فِي حِزْبِكَ وَأَرْشَدْتَهُ لِمُوَالَاةِ
أَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ أَعْدَائِكَ ثُمَّ
أَمَرْتَهُ فَلَمْ يَأْتَمِرْ وَزَجَرْتَهُ فَلَمْ
يَنْزَجِرْ وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ
فَخَالَفَ أَمْرَكَ إِلَىٰ نَهْيِكَ لَا
مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَاراً
عَلَيْكَ بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ إِلَىٰ مَا
زَيَّلْتَهُ وَإِلَىٰ مَا حَذَّرْتَهُ وَأَعَانَهُ
عَلَىٰ ذٰلِكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّهُ
فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفاً بِوَعِيدِكَ

سرگرم عمل، ان کے زمانۂ اقتدار کے منتظر اور ان کے لیے
چشم براہ ہیں۔ ایسی رحمت جو بابرکت، پاکیزہ اور بڑھنے
والی اور ہر صبح و شام نازل ہونے والی ہو اور ان پر اور
ان کے ارواح (طیبہ) پر سلامتی نازل فرما اور ان کے کاموں
کو صلاح و تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کر اور ان کے حالات
کی اصلاح فرما اور ان کی توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول
کرنے والا رحم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے
اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلہ سے ان کے ساتھ
دار السلام (جنت) میں جگہ دے۔ اے سب رحیموں سے
زیادہ رحیم۔ پروردگارا یہ روزِ عرفہ وہ دن ہے جسے تو نے
شرف، عزت اور عظمت بخشی ہے جس میں اپنی رحمتیں پھیلا
دیں اور اپنے عفو و درگذر سے احسان فرمایا۔ اپنے عطیوں
کو فراواں کیا اور اس کے وسیلہ سے اپنے بندوں پر
تفضّل فرمایا ہے۔ اے اللہ! میں تیرا وہ بندہ ہوں جس
پر تو نے اس کی خلقت سے پہلے اور خلقت کے بعد
انعام و احسان فرمایا ہے اس طرح کہ اسے ان لوگوں میں
سے قرار دیا جنھیں تو نے اپنے دین کی ہدایت کی، اپنے
ادائے حق کی توفیق بخشی جن کی اپنی ریسماں کے ذریعہ
حفاظت کی جنھیں اپنی جماعت میں داخل کیا اور اپنے
دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کی ہدایت فرمائی ہے۔
بااینہمہ تو نے اسے حکم دیا تو اس نے حکم نہ مانا اور
منع کیا تو وہ باز نہ آیا اور اپنی معصیت سے روکا تو وہ
تیرے حکم کے خلاف امرِ ممنوع کا مرتکب ہوا۔ یہ تجھ
سے عناد اور تیرے مقابلہ میں تکبر کی رُو سے نہ تھا۔
بلکہ خواہشِ نفس نے اسے ایسے کاموں کی دعوت دی۔
جن سے تو نے روکا اور ڈرایا تھا اور تیرے دشمن اور
اس کے دشمن (شیطان) نے ان کاموں میں اس کی

رَاجِيًا لِعَفْوِكَ وَاثِقًا بِتَجَاوُزِكَ
وَكَانَ أَحَقَّ عِبَادِكَ مَعَ مَا مَنَنْتَ
عَلَيْهِ أَلَّا يَفْعَلَ وَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ
يَدَيْكَ صَاغِرًا ذَلِيلًا خَاضِعًا
خَاشِعًا خَائِفًا مُعْتَرِفًا بِعَظِيمٍ مِنَ
الذُّنُوبِ تَحَمَّلْتُهُ وَجَلِيلٍ مِنَ
الْخَطَايَا اجْتَرَمْتُهُ مُسْتَجِيرًا
بِصَفْحِكَ لَائِذًا بِرَحْمَتِكَ مُوقِنًا
أَنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ مُجِيرٌ وَلَا
يَمْنَعُنِي مِنْكَ مَانِعٌ فَعُدْ عَلَيَّ
بِمَا تَعُودُ بِهِ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ
تَغَمُّدِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا تَجُودُ بِهِ
عَلَى مَنْ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَيْكَ مِنْ
عَفْوِكَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا لَا
يَتَعَاظَمُكَ أَنْ تَمُنَّ بِهِ عَلَى مَنْ
أَمَّلَكَ مِنْ غُفْرَانِكَ وَاجْعَلْ لِي
فِي هٰذَا الْيَوْمِ نَصِيبًا أَنَالُ بِهِ حَظًّا
مِنْ رِضْوَانِكَ وَلَا تَرُدَّنِي صِفْرًا
مِمَّا يَنْقَلِبُ بِهِ الْمُتَعَبِّدُونَ
لَكَ مِنْ عِبَادِكَ وَإِنِّي وَإِنْ لَمْ
أُقَدِّمْ مَا قَدَّمُوهُ مِنَ الصَّالِحَاتِ
فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ وَنَفْيَ
الْأَضْدَادِ وَالْأَنْدَادِ وَالْأَشْبَاهِ
عَنْكَ وَأَتَيْتُكَ مِنَ الْأَبْوَابِ
الَّتِي أَمَرْتَ أَنْ تُؤْتَى مِنْهَا وَ
تَقَرَّبْتُ إِلَيْكَ بِمَا لَا يَقْرُبُ
أَحَدٌ مِنْكَ إِلَّا بِالتَّقَرُّبِ بِهِ

مدد کی۔ چنانچہ اس نے تیری دھمکی سے آگاہ ہونے کے
باوجود تیرے عفو کی امید کرتے ہوئے اور تیرے درگزر
پر بھروسا رکھتے ہوئے گناہ کی طرف اقدام کیا۔ حالانکہ
ان احسانات کی وجہ سے جو تو نے اس پر کئے تھے
تمام بندوں میں وہ اس کا سزاوار تھا کہ ایسا نہ کرتا۔ اچھا
پھر میں تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ بالکل خوار و ذلیل سراپا
عجز و نیاز اور لرزاں و ترساں ان عظیم گناہوں کا جن کا
بوجھ اپنے سر اٹھایا ہے اور ان بڑی خطاؤں کا جن کا
ارتکاب کیا ہے اعتراف کرتا ہوا تیرے دامن عفو میں
پناہ چاہتا ہوا اور تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتا ہوا اور
یہ یقین رکھتا ہوا کہ کوئی پناہ دینے والا تیرے (عذاب
سے) مجھے پناہ نہیں دے سکتا اور کوئی بچانے والا
تیرے (غضب سے) مجھے بچا نہیں سکتا۔ لہٰذا اس
اعتراف گناہ و اظہار ندامت کے بعد) تو میری پردہ پوشی
فرما۔ جس طرح گنہگاروں کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اور
مجھے معافی عطا کر جس طرح ان لوگوں کو معافی عطا کرتا
ہے جنھوں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا ہو
اور مجھ پر اس بخشش و آمرزش کے ساتھ احسان فرما
کہ جس بخشش و آمرزش سے تو اپنے امیدوار پر احسان
کرتا ہے تو تجھے بڑی نہیں معلوم ہوتی اور میرے لئے
آج کے دن ایسا حظ و نصیب قرار دے کہ جس کے
ذریعہ تیری رضامندی کا کچھ حصہ پا سکوں اور تیرے
عبادت گزار بندے جو (اجر و ثواب) کے تحائف لے
کر پلٹے ہیں مجھے ان سے خالی ہاتھ نہ پھیر۔ اگرچہ وہ نیک
اعمال جو انھوں نے آگے بھیجے ہیں میں نے آگے
نہیں بھیجے لیکن میں نے تیری وحدت و یکتائی کا عقیدہ
اور یہ کہ تیرا کوئی حریف، شریک کار اور مثل و نظیر نہیں

ثُمَّ اَتبعتُ ذٰلِكَ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ
وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَحُسْنِ
الظَّنِّ بِكَ وَالثِّقَةِ بِمَا عِنْدَكَ
وَشَفَعْتُهُ بِرَجَائِكَ الَّذِي قَلَّ
مَا يَخِيبُ عَلَيْهِ رَاجِيكَ وَ
سَاَلْتُكَ مَسْئَلَةَ الْحَقِيرِ الذَّلِيلِ
الْبَائِسِ الْفَقِيرِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ
وَمَعَ ذٰلِكَ خِيفَةً وَتَضَرُّعًا
وَتَعَوُّذًا وَتَلَوُّذًا لَا مُسْتَطِيلًا
بِتَكَبُّرِ الْمُتَكَبِّرِينَ وَلَا مُتَعَالِيًا
بِدَالَّةِ الْمُطِيعِينَ وَلَا مُسْتَطِيلًا
بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ وَاَنَا بَعْدُ
اَقَلُّ الْاَقَلِّينَ وَاَذَلُّ الْاَذَلِّينَ وَ
مِثْلُ الذَّرَّةِ اَوْ دُونَهَا فَيَا مَنْ
لَمْ يُعَاجِلِ الْمُسِيئِينَ وَلَا يَنْدَهُ
الْمُتْرَفِينَ وَيَا مَنْ يَمُنُّ بِاِقَالَةِ
الْعَاثِرِينَ وَيَتَفَضَّلُ بِاِنْظَارِ
الْخَاطِئِينَ اَنَا الْمُسِيءُ الْمُعْتَرِفُ
الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ اَنَا الَّذِي اَقْدَمَ
عَلَيْكَ مُجْتَرِئًا اَنَا الَّذِي عَصَاكَ
مُتَعَمِّدًا اَنَا الَّذِي اسْتَخْفَى مِنْ
عِبَادِكَ وَبَارَزَكَ اَنَا الَّذِي هَابَ
عِبَادَكَ وَاَمِنَكَ اَنَا الَّذِي لَمْ
يَوْهَبْ سَطْوَتَكَ وَلَمْ يَخَفْ
بَاْسَكَ اَنَا الْجَانِي عَلٰى نَفْسِهِ
اَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبَلِيَّتِهِ اَنَا الْقَلِيلُ
الْحَيَاءِ اَنَا الطَّوِيلُ الْعَنَاءِ بِحَقِّ

ہے پیش کیا ہے اور انہی دروازوں سے جن دروازوں
سے تونے آنے کا حکم دیا ہے آیا ہوں اور ایسی چیز
کے ذریعہ جس کے بغیر کوئی تجھ سے تقرب حاصل
نہیں کرسکتا تقرب چاہا ہے۔ پھر تیری طرف رجوع و
بازگشت، تیری بارگاہ میں تذلل و عاجزی اور تجھ سے
نیک گمان اور تیری رحمت پر اعتماد کو طلب تقرب کے
ہمراہ رکھا ہے اور اس کے ساتھ ایسی امید کا ضمیمہ بھی
لگا دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے تجھ سے امید رکھنے
والا محروم نہیں رہتا اور تجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے۔
جس طرح کوئی بے قدر، ذلیل، شکستہ حال، تہی دست
خوف زدہ اور طلبگار پناہ سوال کرتا ہے اور اس حالت
کے باوجود میرا یہ سوال، خوف، عجز و نیازمندی پناہ طلبی
اور امان خواہی کی رُو سے ہے نہ متکبروں کے تکبر کے
ساتھ برتری جتلاتے، نہ اطاعت گزاروں کے (اپنی
عبادت پر) فخر و اعتماد کی بنا پر اتراتے اور نہ سفارش
کرنے والوں کی سفارش پر سربلندی دکھاتے ہوئے اور
میں اس اعتراف کے ساتھ تمام کمتروں سے کمتر، خوار و
ذلیل لوگوں سے ذلیل تر اور ایک چیونٹی کے مانند
بلکہ اس سے بھی پست تر ہوں۔ اے وہ جو گنہگاروں پر
عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور نہ سرکشوں کو (اپنی
نعمتوں سے) روکتا ہے۔ اے وہ جو لغزش کرنے والوں
سے درگزر فرما کر احسان کرتا ہے اور گنہگاروں کو مہلت
دے کر تفضل فرماتا ہے۔ میں وہ ہوں جو گنہگار، گناہ کا
معترف، خطا کار اور لغزش کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں
جس نے تیرے مقابلہ میں جرأت سے کام لیتے ہوئے
پیش قدمی کی۔ میں وہ ہوں جس نے دیدہ دانستہ گناہ کئے
میں وہ ہوں جس نے (اپنے گناہوں کو) تیرے بندوں

مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِمَنِ
اصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ بِحَقِّ مَنِ
اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّتِكَ وَمَنِ اجْتَبَيْتَ
لِشَأْنِكَ بِحَقِّ مَنْ وَصَلْتَ طَاعَتَهُ
بِطَاعَتِكَ وَمَنْ جَعَلْتَ مَعْصِيَتَهُ
كَمَعْصِيَتِكَ بِحَقِّ مَنْ قَرَنْتَ
مُوَالَاتَهُ بِمُوَالَاتِكَ وَمَنْ
نُطْتَ مُعَادَاتَهُ بِمُعَادَاتِكَ
تَغَمَّدْنِي فِي يَوْمِي هٰذَا بِمَا
تَتَغَمَّدُ بِهِ مَنْ جَارَ إِلَيْكَ
مُتَنَصِّلًا وَعَاذَ بِاسْتِغْفَارِكَ
تَائِبًا وَتَوَلَّنِي بِمَا تَتَوَلَّى بِهِ
أَهْلَ طَاعَتِكَ وَالزُّلْفَى لَدَيْكَ
وَالْمَكَانَةِ مِنْكَ وَتَوَحَّدْنِي
بِمَا تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفَى
بِعَهْدِكَ وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِي
ذَاتِكَ وَأَجْهَدَهَا فِي
مَرْضَاتِكَ وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي
فِي جَنْبِكَ وَتَعَدِّي طَوْرِي
فِي حُدُودِكَ وَمُجَاوَزَةِ
أَحْكَامِكَ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي
بِإِمْلَائِكَ لِي اسْتِدْرَاجَ مَنْ
مَنَعَنِي خَيْرَ مَا عِنْدَهُ وَلَمْ
يَشْرَكْكَ فِي حُلُولِ نِعْمَتِهِ بِي
وَنَبِّهْنِي مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِينَ
وَسِنَةِ الْمُسْرِفِينَ وَنَعْسَةِ
الْمَخْذُولِينَ وَخُذْ بِقَلْبِي إِلَى

سے چھپایا اور تیرے سامنے کھلم کھلا مخالفت کی میں
وہ ہوں جو تیرے بندوں سے ڈرتا رہا اور تجھ سے بے خوف
رہا۔ میں وہ ہوں جو تیری ہیبت سے ہراساں اور تیرے
عذاب سے خوف زدہ نہ ہوا۔ میں خود ہی اپنے حق میں
مجرم اور بلاؤ مصیبت کے ہاتھوں میں گروی ہوں۔ میں
ہی شرم و حیا سے عاری اور طویل رنج و تکلیف میں
مبتلا ہوں۔ میں تجھے اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں۔
جسے تو نے مخلوقات میں سے منتخب کیا۔ اس کے
حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے اپنے لئے پسند فرمایا۔
اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے کائنات
میں سے برگزیدہ کیا اور جسے اپنے احکام (کی تبلیغ) کے
لئے چن لیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اطاعت
کو اپنی اطاعت سے ملا دیا اور جس کی نافرمانی کو اپنی
نافرمانی کے مانند قرار دیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں
جس کی محبت کو اپنی محبت سے مقرون اور جس کی دشمنی
کو اپنی دشمنی سے وابستہ کیا ہے۔ مجھے آج کے دن
اس دامن رحمت میں ڈھانپ لے جس سے ایسے
شخص کو ڈھانپتا ہے جو گناہوں سے دست بردار ہو کر
تجھ سے نالہ و فریاد کرے اور تائب ہو کر تیرے
دامن مغفرت میں پناہ چاہے اور جس طرح اپنے اطاعت
گزاروں اور قرب و منزلت والوں کی سرپرستی فرماتا ہے
اسی طرح میری سرپرستی فرما اور جس طرح ان لوگوں پر جنھوں
نے تیرے عہد کو پورا کیا تیری خاطر اپنے کو تعب و
مشقت میں ڈالا اور تیری رضامندیوں کے لئے سختیوں
کو جھیلا۔ خود تن تنہا احسان کرتا ہے۔ اسی طرح مجھ
پر بھی تن تنہا احسان فرما اور تیرے حق میں کوتاہی کرنے،
تیرے حدود سے متجاوز ہونے اور تیرے احکام کے

مَا اسْتَعْمَلْتَ بِهِ الْقَانِتِينَ
وَاسْتَعْبَدْتَ بِهِ الْمُتَعَبِّدِينَ وَ
اسْتَنْقَذْتَ بِهِ الْمُتَهَاوِنِينَ وَ
أَعِذْنِي مِمَّا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ وَ
يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَظِّي مِنْكَ
وَيَصُدُّنِي عَمَّا أُحَاوِلُ لَدَيْكَ
وَسَهِّلْ لِي مَسْلَكَ الْخَيْرَاتِ
إِلَيْكَ وَالْمُسَابَقَةَ إِلَيْهَا
مِنْ حَيْثُ أَمَرْتَ وَالْمُشَاحَّةَ
فِيهَا عَلَى مَا أَرَدْتَ وَ لَا
تَمْحَقْنِي فِيمَنْ تَمْحَقُ
مِنَ الْمُسْتَخِفِّينَ بِمَا أَوْعَدْتَ
وَلَا تُهْلِكْنِي مَعَ مَنْ تُهْلِكُ
مِنَ الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقْتِكَ وَ
لَا تُتَبِّرْنِي فِي مَنْ تُتَبِّرُ مِنَ
الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ سُبُلِكَ
وَنَجِّنِي مِنْ غَمَرَاتِ الْفِتْنَةِ
وَخَلِّصْنِي مِنْ لَهَوَاتِ الْبَلْوَى
وَأَجِرْنِي مِنْ أَخْذِ الْإِمْلَاءِ
وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوٍّ
يُضِلُّنِي وَهَوًى يُوبِقُنِي
وَمَنْقَصَةٍ تَرْهَقُنِي وَ لَا
تُعْرِضْ عَنِّي إِعْرَاضَ مَنْ
لَا تَرْضَى عَنْهُ بَعْدَ غَضَبِكَ
وَلَا تُؤْيِسْنِي مِنَ الْأَمَلِ فِيكَ
فَيَغْلِبَ عَلَيَّ الْقُنُوطُ مِنْ
رَحْمَتِكَ وَلَا تَمْنَحْنِي بِمَا لَا

پس پُشت ڈالنے پر میرا مواخذہ نہ کر اور مجھے اس
شخص کے مہلت دینے کی طرح مہلت دے کر رفتہ
رفتہ اپنے عذاب کا مستحق نہ بنا۔ جس نے اپنی بھلائی
کو مجھ سے روک لیا اور سمجھتا یہ ہے کہ بس وہی نعمت
کا دینے کا دینے والا ہے یہاں تک کہ تجھے بھی ان
نعمتوں کے دینے میں شریک نہ سمجھا ہو ۔ مجھے
غفلت شعاروں کی نیند، بے راہروؤں کے خواب
اور حرماں نصیبوں کی غفلت سے ہوشیار کر دے اور
میرے دل کو اس راہِ عمل پر لگا جس پر تو نے اطاعت
گزاروں کو لگایا ہے اور اس عبادت کی طرف مائل
کر جو عبادت گزاروں سے تو نے چاہی ہے اور
ان چیزوں کی ہدایت کر جن کے وسیلہ سے سہل انگاروں
کو رہائی بخشی ہے اور جو باتیں تیری بارگاہ سے
دُور کر دیں اور میرے اور تیرے ہاں کے حظ و نصیب
کے درمیان حائل اور تیرے ہاں کے مقصد و مراد
سے مانع ہو جائیں ان سے محفوظ رکھ اور نیکیوں کی
راہ پیمائی اور ان کی طرف سبقت جس طرح تو نے
حکم دیا ہے اور ان کی بڑھ چڑھ کر خواہش جیسا کہ تو
نے چاہا ہے میرے لئے سہل و آسان کر اور اپنے
عذاب و وعید کو سبک سمجھنے والوں کے ساتھ کہ
جنھیں تو تباہ کرے گا مجھے تباہ نہ کرنا اور جنھیں دشمنی
پر آمادہ ہونے کی وجہ سے ہلاک کرے گا ان کے
ساتھ مجھے ہلاک نہ کرنا اور اپنی سیدھی راہوں سے
انحراف کرنے والوں کے زمرہ میں کہ جنھیں تو برباد
کرے گا مجھے برباد نہ کرنا اور فتنہ و فساد کے بھنور سے
مجھے نجات دے اور بلا کے مُنہ سے چھڑا لے اور زمانہ
مہلت (کی بداعمالیوں) پر گرفت سے پناہ دے اور

طَاقَةَ لِي بِهِ فَتَبْهَظَنِي مِمَّا
تُحَمِّلُنِيهِ مِنْ فَضْلِ مَحَبَّتِكَ
وَلَا تُرْسِلْنِي مِنْ يَدِكَ إِرْسَالَ
مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ وَلَا حَاجَةَ
بِكَ إِلَيْهِ وَلَا إِنَابَةَ لَهُ وَلَا
تَرْمِ بِي رَمْيَ مَنْ سَقَطَ مِنْ
عَيْنِ رِعَايَتِكَ وَمَنِ اشْتَمَلَ
عَلَيْهِ الْخِزْيُ مِنْ عِنْدِكَ بَلْ
خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّينَ
وَوَهْلَةِ الْمُتَعَسِّفِينَ وَزَلَّةِ
الْمَغْرُورِينَ وَوَرْطَةِ
الْهَالِكِينَ وَعَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَ
بِهِ طَبَقَاتِ عَبِيدِكَ وَإِمَائِكَ
وَبَلِّغْنِي مَبَالِغَ مَنْ
عُنِيتَ بِهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
وَرَضِيتَ عَنْهُ فَأَعَشْتَهُ حَمِيدًا
وَتَوَفَّيْتَهُ سَعِيدًا وَطَوِّقْنِي
طَوْقَ الْإِقْلَاعِ عَمَّا يُحْبِطُ
الْحَسَنَاتِ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَاتِ
وَأَشْعِرْ قَلْبِيَ الْإِزْدِجَارَ
عَنْ قَبَائِحِ السَّيِّئَاتِ وَ
فَوَاضِحِ الْحَوْبَاتِ وَلَا
تَشْغَلْنِي بِمَا لَا أُدْرِكُهُ إِلَّا
بِكَ عَمَّا لَا يُرْضِيكَ عَنِّي
غَيْرُهُ وَانْزِعْ مِنْ قَلْبِي
حُبَّ دُنْيَا دَنِيَّةٍ تَنْهَى عَمَّا
عِنْدَكَ وَتَصُدُّ عَنِ ابْتِغَاءِ

اس دشمن کے درمیان جو مجھے بہکائے اور اس خواہش
نفس کے درمیان جو مجھے تباہ و برباد کرے اور اس
نقص و عیب کے درمیان جو مجھے گھیر لے حائل ہو
جا اور جیسے اس شخص سے کہ جس پر غضب ناک ہونے
کے بعد تو راضی نہ ہو رُخ پھیر لیتا ہے اسی طرح مجھ
سے رُخ نہ پھیر اور جو امیدیں تیرے دامن سے وابستہ
کئے ہوئے ہوں ان میں مجھے بے آس نہ کر کہ تیری
رحمت سے یاس و ناامیدی مجھ پر غالب آ جائے۔
اور مجھے اتنی نعمتیں بھی نہ بخش کہ جن کے اُٹھانے
کی میں طاقت نہیں رکھتا کہ تو فراوانی محبت سے
مجھ پر وہ بار لاد دے جو مجھے گرانبار کر دے۔ اور
مجھے اس طرح اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑ دے جس طرح
اسے چھوڑ دیتا ہے جس میں کوئی بھلائی نہ ہو اور نہ
تجھے اس سے کوئی مطلب ہو اور نہ اس کے لئے توبہ
و بازگشت ہو۔ اور مجھے اس طرح نہ پھینک دے
جس طرح اسے پھینک دیتا ہے جو تیری نظر توجہ سے
گر چکا ہو اور تیری طرف سے ذلت و رسوائی اس پر
چھائی ہوئی ہو بلکہ گرنے والوں کے گرنے سے اور
کج رَووں کے خوف و ہراس سے اور فریب خوردہ
لوگوں کے لغزش کھانے سے اور ہلاک ہونے والوں
کے ورطۂ ہلاکت میں گرنے سے میرا ہاتھ تھام لے
اور اپنے بندوں اور کنیزوں کے مختلف طبقوں کو جن
چیزوں میں مبتلا کیا ہے ان سے مجھے عافیت و
سلامتی بخش اور جنھیں تو نے مورد عنایت قرار دیا۔
جنھیں نعمتیں عطا کیں۔ جن سے راضی و خوشنود ہوا اور
جنھیں قابل ستائش زندگی بخشی اور سعادت و کامرانی
کے ساتھ موت دی، ان کے مراتب و درجات پر

اَلْوَسِیْلَةِ اِلَیْکَ وَتُنْهَاهُ
عَنِ التَّقَرُّبِ مِنْکَ وَزَیِّنْ
لِیَ التَّفَرُّدَ بِمُنَاجَاتِکَ بِاللَّیْلِ
وَالنَّهَارِ وَهَبْ لِیْ عِصْمَةً
تُدْنِیْنِیْ مِنْ خَشْیَتِکَ وَ
تَقْطَعُنِیْ عَنْ رُکُوْبِ مَحَارِمِکَ
وَتَفُکُّنِیْ مِنْ اَسْرِ الْعَظَائِمِ
وَهَبْ لِیَ التَّطْهِیْرَ مِنْ دَنَسِ
الْعِصْیَانِ وَاَذْهِبْ عَنِّیْ
دَرَنَ الْخَطَایَا وَسَرْبِلْنِیْ
بِسِرْبَالِ عَافِیَتِکَ وَرَدِّنِیْ
رِدَاءَ مُعَافَاتِکَ وَجَلِّلْنِیْ
سَوَابِغَ نَعْمَائِکَ وَظَاهِرْ
لَدَیَّ فَضْلَکَ وَطَوْلَکَ وَ
اَیِّدْنِیْ بِتَوْفِیْقِکَ وَتَسْدِیْدِکَ
وَاَعِنِّیْ عَلٰی صَالِحِ النِّیَّةِ
وَمَرْضِیِّ الْقَوْلِ وَمُسْتَحْسَنِ
الْعَمَلِ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی حَوْلِیْ
وَقُوَّتِیْ دُوْنَ حَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ
وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ تَبْعَثُنِیْ
لِلِقَائِکَ وَلَا تَفْضَحْنِیْ بَیْنَ
یَدَیْ اَوْلِیَائِکَ وَلَا تُنْسِنِیْ
ذِکْرَکَ وَلَا تُذْهِبْ عَنِّیْ
شُکْرَکَ بَلْ اَلْزِمْنِیْهِ فِیْ
اَحْوَالِ السَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ
الْجَاهِلِیْنَ لِاٰلَائِکَ وَ
اَوْزِعْنِیْ اَنْ اُثْنِیَ بِمَا

مجھے فائز کر اور وہ چیزیں جو نیکیوں کو محو اور برکتوں کو
زائل کر دیں ان سے کنارہ کشی اس طرح میرے لئے
لازم کر دے جس طرح گردن میں پڑا ہوا طوق اور
بُرے گناہوں اور رسوا کرنے والی معصیتوں سے
علیحدگی و نفرت کو میرے دل کے لئے اس طرح
ضروری قرار دے جس طرح بدن سے چپٹا ہوا لباس
اور مجھے دُنیا میں مصروف کر کے کہ جسے تیری مدد
کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا ان اعمال سے کہ جن
کے علاوہ تجھے کوئی اور چیز مجھ سے خوش نہیں
کر سکتی روک نہ دے اور اس پست دنیا کی محبت
کہ جو تیرے ہاں کی سعادت ابدی کی طرف متوجہ
ہونے سے مانع اور تیری طرف وسیلہ طلب کرنے
سے سدِ راہ اور تیرا تقرب حاصل کرنے سے غافل
کرنے والی ہے میرے دل سے نکال دے اور
مجھے وہ ملکہ عصمت عطا کر جو مجھے تیرے خوف سے
قریب، ارتکاب محرمات سے الگ اور کبیرہ
گناہوں کے بندھنوں سے رہا کر دے اور مجھے
گناہوں کی آلودگی سے پاکیزگی عطا کر اور معصیت
کی کثافتوں کو مجھ سے دُور کر دے اور اپنی عافیت
کا جامہ مجھے پہنا دے اور اپنی سلامتی کی چادر اوڑھا
دے اور اپنی وسیع نعمتوں سے مجھے ڈھانپ لے
اور میرے لئے اپنے عطایا و انعامات کا سلسلہ پیہم
جاری رکھ اور اپنی توفیق و راہ حق کی راہ نمائی سے
مجھے تقویت دے اور پاکیزہ نیت، پسندیدہ گفتار
اور شائستہ کردار کے سلسلہ میں میری مدد فرما اور
اپنی قوت و طاقت کے بجائے مجھے میری قوت و
طاقت کے حوالے نہ کر اور جس دن مجھے اپنی ملاقات

اَوْلَيْتَنِيهِ وَاَعْتَرِفَ بِمَا
اَسْدَيْتَهُ اِلَيَّ وَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ
اِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ
وَحَمْدِيْ اِيَّاكَ فَوْقَ
حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ وَلَا تَخْذُلْنِيْ
عِنْدَ فَاقَتِيْ اِلَيْكَ وَلَا
تُهْلِكْنِيْ بِمَا اَسْدَيْتُهُ اِلَيْكَ
وَلَا تَجْبَهْنِيْ بِمَا جَبَهْتَ
بِهِ الْمُعَانِدِيْنَ لَكَ فَاِنِّيْ
لَكَ مُسْلِمٌ اَعْلَمُ اَنَّ الْحُجَّةَ
لَكَ وَاَنَّكَ اَوْلٰى بِالْفَضْلِ
وَاَعْوَدُ بِالْاِحْسَانِ وَاَهْلُ
التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَ
اَنَّكَ بِاَنْ تَعْفُوَ اَوْلٰى مِنْكَ
بِاَنْ تُعَاقِبَ وَاَنَّكَ بِاَنْ
تَسْتُرَ اَقْرَبُ مِنْكَ اِلٰى اَنْ
تَشْهَرَ فَاَحْيِنِيْ حَيٰوةً طَيِّبَةً
تَنْتَظِمُ بِمَا اُرِيْدُ وَتَبْلُغُ
بِيْ مَا اُحِبُّ مِنْ حَيْثُ لَا اٰتِيْ
مَا تَكْرَهُ وَلَا اَرْتَكِبُ مَا
نَهَيْتَ عَنْهُ وَاَمِتْنِيْ مِيْتَةَ
مَنْ يَسْعٰى نُوْرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَذَلِّلْنِيْ بَيْنَ
يَدَيْكَ وَاَعِزَّنِيْ عِنْدَ
خَلْقِكَ وَضَعْنِيْ اِذَا خَلَوْتُ
بِكَ وَارْفَعْنِيْ بَيْنَ عِبَادِكَ
وَاَغْنِنِيْ عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ

کے لئے اُٹھائے مجھے ذلیل و خوار اور اپنے دشمنوں
کے سامنے رسوا نہ کرنا اور اپنی یاد میرے دل سے
فراموش نہ ہونے دے اور اپنا شکر و سپاس مجھ سے
زائل نہ کر۔ بلکہ جب تیری نعمتوں سے بے خبر، سہو
غفلت کے عالم میں ہوں میرے لئے ادائے شکر
لازم قرار دے اور میرے دل میں یہ بات ڈال دے
کہ جو نعمتیں تو نے بخشی ہیں ان پر حمد و توصیف اور
جو احسانات مجھ پر کئے ہیں ان کا اعتراف کروں اور
اپنی طرف میری توجہ کو تمام توجہ کرنے والوں سے
بالاتر اور میری حمد سرائی کو تمام حمد کرنے والوں سے
بلند تر قرار دے اور جب مجھے تیری احتیاج ہو
تو مجھے اپنی نصرت سے محروم نہ کرنا اور جن اعمال
کو تیری بارگاہ میں پیش کیا ہے ان کو میرے لئے
وجہ ہلاکت نہ قرار دینا اور جس عمل و کردار کے پیش نظر
تو نے اپنے نافرمانوں کو دھتکارا ہے یوں مجھے
اپنی بارگاہ سے دھتکار نہ دینا۔ اس لئے کہ میں تیرا
مطیع و فرمانبردار ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ حجت و
بُرہان تیرے ہی لئے ہے اور تو فضل و بخشش کا
زیادہ سزاوار اور لطف و احسان کے ساتھ فائدہ رساں
اور اس لائق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور اس کا اہل
ہے کہ مغفرت سے کام لے اور اس کا زیادہ سزاوار
ہے کہ سزا دینے کے بجائے معاف کر دے اور تشہیر
کرنے کے بجائے پردہ پوشی تیری روش سے
قریب تر ہے تو پھر مجھے ایسی پاکیزہ زندگی دے جو
میرے حسب دل خواہ امور پر مشتمل اور میری دلپسند
چیزوں پر منتہی ہو۔ اس طرح کہ جس کام کو تو ناپسند
کرے اسے بجا نہ لاؤں اور جس سے منع کرے اس

عَنِّي وَ زِدْنِي إِلَيْكَ
فَاقَةً وَ فَقْراً وَ أَعِذْنِي
مِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَ مِنْ
حُلُولِ الْبَلَاءِ وَ مِنَ الذُّلِّ
وَ الْعَنَاءِ تَغَمَّدْنِي فِيمَا
اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي بِمَا
يَتَغَمَّدُ بِهِ الْقَادِرُ عَلَى
الْبَطْشِ لَوْ لَا حِلْمُهُ وَ الْآخِذُ
عَلَى الْجَرِيرَةِ لَوْ لَا أَنَاتُهُ وَ
إِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً أَوْ
سُوءاً فَنَجِّنِي مِنْهَا لِوَاذاً
بِكَ وَ إِذْ لَمْ تُقِمْنِي مَقَامَ
فَضِيحَةٍ فِي دُنْيَاكَ فَلَا
تُقِمْنِي مِثْلَهُ فِي آخِرَتِكَ
وَ اشْفَعْ لِي أَوَائِلَ مِنَنِكَ
بِأَوَاخِرِهَا وَ قَدِيمَ فَوَائِدِكَ
بِحَوَادِثِهَا وَ لَا تَمْدُدْ لِي
مَدّاً يَقْسُو مَعَهُ قَلْبِي وَ
لَا تَقْرَعْنِي قَارِعَةً يَذْهَبُ
لَهَا بَهَائِي وَ لَا تَسُمْنِي خَسِيسَةً
يَصْغُرُ لَهَا قَدْرِي وَ لَا
نَقِيصَةً يُجْهَلُ مِنْ أَجْلِهَا
مَكَانِي وَ لَا تَرُعْنِي رَوْعَةً
أُبْلِسُ بِهَا وَ لَا خِيفَةً أُوجِسُ
دُونَهَا اجْعَلْ هَيْبَتِي فِي
وَعِيدِكَ وَ حَذَرِي مِنْ
إِعْذَارِكَ وَ إِنْذَارِكَ وَ

کا ارتکاب نہ کروں۔ اور مجھے اس شخص کی سی موت
دے جس کا نور اس کے آگے اور اس کے داہنی
طرف چلتا ہو اور مجھے اپنی بارگاہ میں عاجز و نگونسار
اور لوگوں کے نزدیک باوقار بنا دے۔ اور جب
تجھ سے تخلیہ میں راز و نیاز کروں تو مجھے پست و
سرافگندہ اور اپنے بندوں میں بلند مرتبہ قرار دے
اور جو مجھ سے بے نیاز ہو اس سے مجھے بے نیاز
کر دے اور میرے فقر و احتیاج کو اپنی طرف بڑھا
دے اور دشمنوں کے خندۂ زیر لب، بلاؤں کے
ورود اور ذلت و سختی سے پناہ دے اور میرے
ان گناہوں کے بارے میں کہ جن پر تو مطلع ہے،
اس شخص کے مانند میری پردہ پوشی فرما کہ اگر اس کا
حلم مانع نہ ہوتا تو وہ سخت گرفت پر قادر ہوتا اور
اگر اس کی روش میں نرمی نہ ہوتی تو وہ گناہوں پر
مواخذہ کرتا اور جب کسی جماعت کو تو مصیبت میں
گرفتار یا بلا و نکبت سے دوچار کرنا چاہے تو
درصورتیکہ میں تجھ سے پناہ طلب ہوں اس مصیبت
سے نجات دے اور جب کہ تو نے مجھے دنیا میں
رسوائی کے موقف میں کھڑا نہیں کیا تو اسی طرح
آخرت میں بھی رسوائی کے مقام پر کھڑا نہ کرنا اور
میرے لئے دنیوی نعمتوں کو اخروی نعمتوں سے اور
قدیم فائدوں کو جدید فائدوں سے ملا دے اور مجھے
اتنی مہلت نہ دے کہ اس کے نتیجہ میں میرا دل سخت
ہو جائے اور ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جس سے
میری عزت و آبرو جاتی رہے اور ایسی ذلت سے
دوچار نہ کر جس سے میری قدر و منزلت کم ہو جائے
اور ایسے عیب میں گرفتار نہ کر جس سے میرا مرتبہ و

رَهْبَتِيْ عِنْدَ تِلَاوَةِ اٰيَاتِكَ
وَاعْمُرْ لَيْلِيْ بِاِيْقَاظِيْ فِيْهِ
لِعِبَادَتِكَ وَتَفَرُّدِيْ بِالتَّهَجُّدِ
لَكَ وَتَجَرُّدِيْ بِسُكُوْنِيْ
اِلَيْكَ وَاِنْزَالِ حَوَائِجِيْ
بِكَ وَمُنَازَلَتِيْ اِيَّاكَ فِيْ
فَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنْ نَارِكَ
وَاَجِرْنِيْ مِمَّا فِيْهِ اَهْلُهَا
مِنْ عَذَابِكَ وَلَا تَذَرْنِيْ فِيْ
طُغْيَانِيْ عَامِهًا وَلَا فِيْ
غَمْرَتِيْ سَاهِيًا حَتّٰى حِيْنٍ وَ
لَا تَجْعَلْنِيْ عِظَةً لِمَنِ اتَّعَظَ
وَلَا نَكَالًا لِمَنِ اعْتَبَرَ وَلَا
فِتْنَةً لِمَنْ نَظَرَ وَلَا تَمْكُرْ
بِيْ فِيْمَنْ تَمْكُرُ بِهٖ وَلَا
تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ وَلَا
تُغَيِّرْ لِيْ اسْمًا وَلَا تُبَدِّلْ
لِيْ جِسْمًا وَلَا تَتَّخِذْنِيْ هُزُوًا
لِخَلْقِكَ وَلَا سُخْرِيًّا لَكَ وَ
لَا تَبَعًا اِلَّا لِمَرْضَاتِكَ وَ
لَا مُمْتَهَنًا اِلَّا بِالْاِنْتِقَامِ لَكَ
وَاَوْجِدْنِيْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَ
حَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَرَوْحِكَ
وَرَيْحَانِكَ وَجَنَّةِ نَعِيْمِكَ
وَاَذِقْنِيْ طَعْمَ الْفَرَاغِ لِمَا
تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعَتِكَ
وَالْاِجْتِهَادِ فِيْمَا يُزْلِفُ

مقام جانا نہ جا سکے اور مجھے اتنا خوف زدہ نہ کر کہ
میں مایوس ہو جاؤں اور ایسا خوف نہ دلا کہ ہراساں
ہو جاؤں
میرے خوف کو اپنی وعید و سرزنش میں اور میرے اندیشہ
کو تیرے عذر تمام کرنے اور ڈرانے میں منحصر کر دے۔
اور میرے خوف وہراس کو آیات (قرآنی) کی تلاوت
کے وقت قرار دے اور مجھے اپنی عبادت کے لئے
بیدار رکھنے، خلوت و تنہائی میں دعا و مناجات کے
لئے جاگنے، سب سے الگ رہ کر تجھ سے لو لگانے
تیرے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرنے، دوزخ سے
گلو خلاصی کے لئے بار بار التجا کرنے اور تیرے اس
عذاب سے جس میں اہل دوزخ گرفتار ہیں۔ پناہ مانگنے
کے وسیلہ سے میری راتوں کو آباد کر اور مجھے سرکشی
میں سرگرداں چھوڑ نہ دے اور نہ غفلت میں ایک
خاص وقت تک غافل و بے خبر پڑا رہنے دے
اور مجھے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت
عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت اور
دیکھنے والوں کے لئے فتنہ و گمراہی کا سبب نہ
قرار دے اور مجھے ان لوگوں میں جن سے تو ان کے
مکر کی پاداش میں مکر کرے گا شمار نہ کر اور (انعام و
بخشش کے لئے) میرے عوض دوسرے کو انتخاب
نہ کر۔ میرے نام میں تغیر اور جسم میں تبدیلی نہ فرما اور
مجھے مخلوقات کے لئے مضحکہ اور اپنی بارگاہ میں
لائق استہزا نہ قرار دے۔ مجھے صرف ان چیزوں
کا پابند بنا جن سے تیری رضا مندی وابستہ ہے۔
اور صرف اس زحمت سے دوچار کر جو تیرے
دشمنوں سے انتقام لینے کے سلسلہ میں ہو اور اپنے

لَدَيْكَ وَعِنْدَكَ وَاَتْحِفْنِي
بِتُحْفَةٍ مِنْ تُحَفَاتِكَ وَاجْعَلْ
تِجَارَتِي رَابِحَةً وَكَرَّتِي
غَيْرَ خَاسِرَةٍ وَاَخِفْنِي مَقَامَكَ
وَشَوِّقْنِي لِقَائَكَ وَتُبْ عَلَيَّ
تَوْبَةً نَصُوحًا لَاتُبْقِ مَعَهَا
ذُنُوبًا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
وَلَا تَذَرْ مَعَهَا عَلَانِيَةً وَ
لَا سَرِيرَةً وَانْزَعِ الْغِلَّ
مِنْ صَدْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ
وَاعْطِفْ بِقَلْبِي عَلَى الْخَاشِعِينَ
وَكُنْ لِي كَمَا تَكُونُ لِلصَّالِحِينَ
وَحَلِّنِي حِلْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَ
اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي
الْغَابِرِينَ وَذِكْرًا نَامِيًا
فِي الْآخِرِينَ وَوَافِ بِي عَرْصَةَ
الْاَوَّلِينَ وَتَمِّمْ سُبُوغَ
نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَظَاهِرْ كَرَامَاتِهَا
لَدَيَّ وَامْلَأْ مِنْ فَوَائِدِكَ
يَدِي وَسُقْ كَرَائِمَ
مَوَاهِبِكَ اِلَيَّ وَجَاوِرْ بِيَ
الْاَطْيَبِينَ مِنْ اَوْلِيَائِكَ
فِي الْجِنَانِ الَّتِي زَيَّنْتَهَا
لِاَصْفِيَائِكَ وَجَلِّلْنِي
شَرَائِفَ نِحَلِكَ فِي الْمَقَامَاتِ
الْمُعَدَّةِ لِاَحِبَّائِكَ وَ
اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ مَقِيلًا

عفو و درگزر کی لذّت اور رحمت، راحت و آسائش،
گل و ریحان اور جنّتِ نعیم کی شیرینی سے آشنا کر اور
اپنی وسعت و تونگری کی بدولت ایسی فراغت سے
روشناس کر جس میں تیرے پسندیدہ کاموں کو بجالا
سکوں اور ایسی سعی و کوشش کی توفیق دے جو تیری
بارگاہ میں تقرب کا باعث ہو اور اپنے تحفوں میں
سے مجھے نت نیا تحفہ دے اور میری اخروی تجارت
کو نفع بخش اور میری بازگشت کو بے ضرر قرار دے
اور مجھے اپنا مقام و موقف سے ڈرا اور اپنی ملاقات
کا مشتاق بنا اور ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما
کہ جس کے ساتھ میرے چھوٹے اور بڑے گناہوں
کو باقی نہ رکھے اور کھلی اور ڈھکی معصیتوں کو محو
کر دے اور اہل ایمان کی طرف سے میرے دل
سے کینہ و بُغض کو نکال دے اور انکسار و فروتنی
کرنے والوں پر میرے دل کو مہربان بنا دے۔
اور میرے لئے تو ایسا ہو جا جیسا نیکوکاروں کے
لئے ہے اور پرہیزگاروں کے زیور سے مجھے
آراستہ کر دے اور آئندہ آنے والوں میں میرا ذکرِ خیر
اور بعد میں آنے والی نسلوں میں میرا ذکرِ روز افزوں
برقرار رکھ اور سابقون الاوّلون کے محل و مقام میں
مجھے پہنچا دے اور فراخیٔ نعمت کو مجھ پر تمام کر
اور اس کی منفعتوں کا سلسلہ پیہم جاری رکھ۔ اپنی
نعمتوں سے میرے ہاتھوں کو بھر دے اور اپنی
گراں قدر بخششوں کو میری طرف بڑھا دے اور
جنّت میں جسے تو نے اپنے برگزیدہ بندوں کے
لئے سجا ہے مجھے اپنے پاکیزہ دوستوں کا ہمسایہ
قرار دے اور ان جگہوں میں جنھیں اپنے دوستداروں

اٰوِیْ اِلَیْهِ مُطْمَئِنًّا وَمَثَابَةً
اَتَبَوَّءُهَا وَاَقَرُّ عَیْنًا وَ لَا
تُقَایِسْنِیْ بِعَظِیْمَاتِ الْجَرَائِرِ
وَلَا تُهْلِکْنِیْ یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ
وَاَزِلْ عَنِّیْ کُلَّ شَکٍّ وَشُبْهَةٍ
وَاجْعَلْ لِیْ فِی الْحَقِّ طَرِیْقًا
مِنْ کُلِّ رَحْمَةٍ وَاَجْزِلْ
لِیْ قِسَمَ الْمَوَاهِبِ مِنْ
نَوَالِکَ وَوَفِّرْ عَلَیَّ
حُظُوْظَ الْاِحْسَانِ مِنْ
اِفْضَالِکَ وَاجْعَلْ قَلْبِیْ وَاثِقًا
بِمَا عِنْدَکَ وَهَمِّیْ مُسْتَفْرَغًا
لِمَا هُوَ لَکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ
بِمَا تَسْتَعْمِلُ بِهٖ خَالِصَتَکَ
وَاَشْرِبْ قَلْبِیْ عِنْدَ ذُهُوْلِ
الْعُقُوْلِ طَاعَتَکَ وَاجْمَعْ
لِیَ الْغِنٰی وَالْعَفَافَ وَالدَّعَةَ
وَالْمُعَافَاةَ وَالصِّحَّةَ وَالسَّعَةَ
وَالطُّمَانِیْنَةَ وَالْعَافِیَةَ وَلَا
تُحْبِطْ حَسَنَاتِیْ بِمَا یَشُوْبُهَا
مِنْ مَعْصِیَتِکَ وَلَا خَلَوَاتِیْ
بِمَا یَعْرِضُ لِیْ مِنْ نَزَغَاتِ
فِتْنَتِکَ وَصُنْ وَجْهِیْ عَنِ
الطَّلَبِ اِلٰی اَحَدٍ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ
وَذُبَّنِیْ عَنِ الْتِمَاسِ مَا
عِنْدَ الْفَاسِقِیْنَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ
لِلظَّالِمِیْنَ ظَهِیْرًا وَلَا لَهُمْ

کے لئے مہیا کیا ہے، مجھے عمدہ و نفیس عطیوں کے
خلعت اوڑھا دے اور میرے لئے وہ آرام گاہ کر
جہاں میں اطمینان سے بے کھٹکے رہوں اور وہ
منزل کہ جہاں میں ٹھہروں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا
کروں، اپنے نزدیک قرار دے اور مجھے میرے
عظیم گناہوں کے لحاظ سے سزا نہ دینا۔ اور جس دن
دلوں کے بھید جانچے جائیں گے مجھے ہلاک نہ کرنا
ہر شک و شبہ کو مجھ سے دور کر دے اور میرے
لئے ہر سمت سے حق تک پہنچنے کی راہ پیدا کر دے
اور اپنی عطا و بخشش کے حصے میرے لئے زیادہ
کر دے اور اپنے فضل سے نیکی و احسان سے حظ
فراواں عطا کر اور اپنے ہاں کی چیزوں پر میرا دل مطمئن
اور اپنے کاموں کے لئے میری فکر کو یکسو کر
دے اور مجھ سے وہی کام لے جو اپنے مخصوص
بندوں سے لیتا ہے اور جب عقلیں غفلت میں
پڑ جائیں اس وقت میرے دل میں اطاعت کا
ولولہ سمو دے اور میرے لئے تونگری، پاکدامنی،
آسائش، سلامتی، تندرستی، فراخی، اطمینان اور
عافیت کو جمع کر دے اور میری نیکیوں کو گناہوں
کی آمیزش کی وجہ سے اور میری تنہائیوں کو ان
مفسدوں کے باعث جو از راہ امتحان پیش آتے
ہیں تباہ نہ کر اور اہل عالم میں سے کسی ایک کے
آگے ہاتھ پھیلانے سے میری عزت و آبرو کو
بچائے رکھ اور ان چیزوں کی طلب و خواہش سے
جو بدکرداروں کے پاس ہیں مجھے روک دے اور
مجھے ظالموں کا پشت پناہ نہ بنا اور نہ (احکام) کتاب
کے محو کرنے پر ان کا ناصر و مددگار قرار دے اور

عَلٰی مَحْوِ كِتَابِكَ يَدًا وَنَصِيْرًا
وَحُطْنِيْ مِنْ حَيْثُ لَا اَعْلَمُ
حِيَاطَةً تَقِيْنِيْ بِهَا وَافْتَحْ
لِيْ اَبْوَابَ تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَرَأْفَتِكَ وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ
اِنِّيْ اِلَيْكَ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ
وَاَتْمِمْ لِيْ اِنْعَامَكَ
اِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ وَاجْعَلْ
بَاقِيْ عُمُرِيْ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَ
عَلَيْهِمْ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ۔

میری اس طرح نگہداشت کر کہ مجھے خبر بھی نہ ہونے
پائے۔ ایسی نگہداشت کہ جس کے ذریعہ تو مجھے
ہلاکت وتباہی سے بچالے جائے اور میرے
لئے توبہ ورحمت، لطف ورافت اور کشادہ روزی
کے دروازے کھول دے۔ اس لئے کہ میں تیری
جانب رغبت وخواہش کرنے والوں میں سے ہوں
اور میرے لئے اپنی نعمتوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا
دے اس لئے کہ تو انعام وبخشش کرنے والوں میں
سب سے بہتر ہے اور میری بقیہ عمر کو حج وعمرہ اور
اپنی رضاجوئی کے لئے قرار دے اے تمام
جہانوں کے پالنے والے! رحمت نازل کرے
اللہ محمد اور ان کی پاک وپاکیزہ آل پر اور ان پر
اور ان کی اولاد پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام ہو۔

یہ دُعا، دُعائے عرفہ کے نام سے موسوم ہے۔ عرفہ کے معنی میں فی الجملہ اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک عرفہ، عرفات ہی کا دوسرا نام ہے جو مکہ معظمہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جہاں حجاج نہم ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک وقوف کرتے ہیں۔ گویا اس میدان کا ہر ٹکڑا عرفہ ہے اور ان ٹکڑوں کا مجموعہ عرفات ہے۔ اسے عرفات اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ملک ملک کے باشندے جمع ہوتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔ یا اس لئے کہ یہ عرف الدیک (مرغ کی کلغی) سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ مرغ کی کلغی بلند اور نمایاں ہوتی ہے اسی طرح عرفات بھی مکہ کی سرزمین سے کچھ بلندی پر واقع ہوا ہے۔ اور بعض کے نزدیک عرفہ دن کا اور عرفات مقام کا نام ہے چنانچہ طبرسی رحمہ اللہ نے مجمع البیان میں تحریر کیا ہے:۔

عرفات اسم للبقعة المعروفة يجب الوقوف بها في الحج ويوم عرفة يوم الوقوف بها۔

عرفات اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں حج کے موقع پر وقوف ضروری ہے اور اس روز وقوف کو روز عرفہ کہا جاتا ہے۔

فیروزآبادی نے قاموس میں تحریر کیا ہے:۔

یوم عرفة التاسع من ذی الحجة و عرفات موقف الحاج ذلك اليوم

نہم ذی الحجہ روز عرفہ ہے۔ اور مکہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر وہ موقف جہاں اس دن وقوف کیا جاتا ہے عرفات

علی اثنا عشر میلا من مکة. ہے۔

اس قول کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو عرفہ کی وجہ تسمیہ کے سلسلے میں ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ذی الحجہ کی آٹھویں شب کو خواب دیکھا کہ وہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ فاصبح یروی یومہ اجمع "جب صبح کو بیدار ہوئے تو تمام دن اس پر غور کرتے رہے" کہ یہ حکم الٰہی ہے یا نہیں۔ اسی سوچ بچار کی وجہ سے آٹھویں ذی الحجہ کا نام یوم ترویہ ہوگیا اور ترویہ کے معنی سوچ بچار اور غور و فکر کے ہوتے ہیں دوسری رات کو پھر یہی خواب دیکھا۔ فلما اصبح عرف انہ من اللہ "جب صبح ہوئی تو پوری طرح جان لیا کہ حکم خدا ہی ہے" اس عرفان کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کا نام روزِ عرفہ ہوگیا۔

روزِ عرفہ وہ مبارک و مسعود دن ہے جس میں خداوند عالم کی طرف رجوع ہوا جائے تو وہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

انہ من لم یغفر لہ فی شھر رمضان لم یغفر لہ الی قابل الا ان یشھد عرفة.

جس شخص کے گناہ ماہ رمضان میں بخشے نہیں جاتے اس کے گناہ آئندہ ماہ رمضان تک نہیں بخشے جائیں گے۔ مگر یہ کہ وہ روزِ عرفہ کا شرف حاصل کرے۔

اسی دن مسلمان اطراف واکناف عالم سے سمٹ کر مکہ معظمہ میں جمع ہوتے ہیں اور فریضۂ حج بجالاتے ہیں۔ حج کی تین قسمیں ہیں۔ حج افراد، حج قران اور حج تمتع۔ حج افراد اور حج قران ان لوگوں کے لئے ہے جو مکہ یا مکہ کے اطراف و جوانب کے رہنے والے ہیں۔ جس میں ایک ہی دفعہ احرام باندھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں کہ جو مکہ اور عرفات کے درمیان واقع ہے قیام اور طلوع آفتاب کے بعد منیٰ میں کہ جو مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔ قربانی کرنا ہوتی ہے اور سر منڈوایا جاتا ہے اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ پھر مکہ میں خانہ کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، طواف النساء اور پھر منیٰ میں رمی جمرات کے بعد حج تمام کیا جاتا ہے اور حج تمتع ان لوگوں کے لئے ہے جو مکہ اور اطراف مکہ کے حدود کے رہنے والے نہ ہوں۔ اس میں پہلی مرتبہ عمرۂ تمتع کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور طواف کعبہ، نماز طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے بعد بالوں اور ناخنوں کا کاٹنا ہوتا ہے اور اس کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کی نیت سے مکہ ہی میں احرام باندھا جاتا ہے اور حج کے اعمال بجالائے جاتے ہیں۔ حج تمتع کی مشروعیت میں کسی کو کلام نہیں اور جو اس کے وجوب کے قائل نہیں ہیں انہیں بھی اس کے صحیح و درست ہونے سے انکار نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور کتب صحاح میں اس کا صراحۃً ذکر ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے۔

فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی.

جو شخص حج تمتع کا عمرہ بجالائے تو جیسی قربانی میسر آئے کرے۔

اور عمران ابن حصین سے منقول ہے کہ:

نزلت اية المتعة فی کتاب الله فامرنا بها رسول الله ثم لم تنزل اية تنسخ متعة الحج و لم ينه عنها رسول الله حتی مات قال رجل برایه بعد ما شاء۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۴)

حج تمتع کی آیت قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اور پیغمبر اکرمؐ نے ہمیں اس کا حکم دیا تھا۔ پھر ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو حج تمتع کو منسوخ کر دے اور نہ پیغمبرؐ نے مرتے دم تک اس سے کبھی روکا۔ البتہ بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر ہیں۔ جنھوں نے بعض مصالح کی بنا پر اس سے منع کر دیا اور حضرت عثمان بھی اسی منع پر کاربند رہے۔ مگر امیر المومنین علی ابن ابی طالب حکم خدا و عمل پیغمبرؐ کے مطابق حج تمتع ہی بجالاتے رہے اور حضرت عثمانؓ نے روکنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں کسی کے کہنے پر سنّتِ پیغمبرؐ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے تحریر کیا ہے:۔

قال اختلف علی و عثمان و هما بعسفان فی المتعة فقال علی ما ترید ان تنهی عن امر فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عثمان دعنی عنك۔

(صحیح بخاری پ ۶ ص ۸۲)

(راوی کا بیان ہے کہ) حضرت علی اور حضرت عثمان نے مقام عسفان میں حج تمتع کے بارے میں اختلاف کیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ تمہارا مطلب کیا ہے کہ تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ حضرت عثمان نے (لاجواب ہو کر) کہا کہ یہ بحث جانے دیجئے۔

بہرحال حج ایک ایسا فریضہ ہے جس سے انسان کی زندگی پر اثر پڑتا اور اس کے افکار و اعمال میں ضبط و انضباط پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حج کے سلسلہ میں جو خواہشات ترک کئے جاتے ہیں اس سے صبر و تحمل اور ضبطِ نفس کی مشق ہوتی ہے جو برائیوں سے محفوظ رہنے کا پیش خیمہ ہے اور سفر کی سختیوں اور صعوبتوں کو جھیلنے سے سستی و سہل انگاری، مستعدی و آمادگی سے بدل جاتی ہے اور دل و دماغ میں ایسے تاثرات پیدا ہوتے ہیں جو ایک طرف مبدأ سے وابستہ کرتے ہیں تو دوسری طرف معاد کا تصور تازہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان میقات پر پہنچ کر احرام باندھتا ہے اور زبان سے لبیك اللهم لبیك لاشریك لك لبیك (حاضر ہوں بار الہا! میں حاضر ہوں تو لاشریک ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں) کہتا ہے تو یہ تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح آج احرام پہنے گھر بار اور اہل و عیال کو چھوڑ کر اس کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے اسی طرح ایک دن وہ ہوگا جب احرام کے بجائے کفن پہنے اس دنیا سے منہ موڑ کر داعی موت کی پکار پر لبیک کہے گا اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور جب احرام باندھے ہوئے عرفات میں پہنچتا ہے تو یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ تا حدِ نگاہ لوگوں کا جمگھٹا جن کا پہناوا ایک، لباس ایک، وضع قطع ایک نہ غربت و امارت کا امتیاز نہ چھوٹے اور بڑے کا فرق۔ سب دست بدعا، ہر ایک کی زبان پر توبہ و استغفار، ہر ایک اپنے گناہوں پر

پشیمان اور عفو و آمرزش کا طلب گار، ہر ایک امید و بیم کے سنگم پر ایستادہ، ہر شخص فریاد کناں، ہر شخص گھبرایا ہوا اور سہما ہوا۔ ایک کو دوسرے کی خبر نہیں۔ نفسا نفسی کا عالم۔ اس پرگرمی کا تڑاقہ، لوؤں کا زور، جھلسا دینے والے بادِ سموم کے جھونکے، نہ سر چھپانے کی جگہ نہ سایہ کرنے کی اجازت جیسے دیکھ کر حشر کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے اور جب اس مرحلہ سے فارغ ہو کر مشعر الحرام کی طرف آتا ہے تو دھوپ سے سنولایا ہوا چہرہ، شاداب اور دھڑکتا ہوا دل مطمئن اس لئے کہ حرم میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ جو نجات و کامرانی کے لئے ایک نیک فال ہے۔ پھر مشعر الحرام سے منیٰ میں آتا ہے۔ جہاں حضرت ابراہیمؑ کی تاسی میں رمی جمرات کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے اس مقام پر شیطان پر پتھر مارے تھے تو گویا وہ اپنے اس عمل سے شیطان کو اپنے سے ہنکاتا اور دور کرتا ہے۔ پھر قربانی کرتا ہے یہ عمل نفس امارہ کو کچلنے اور نفسانی خواہشات کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

واذبح حنجرة الهوى والطمع عند الذبيحة۔ ذبیحہ کے وقت نفسانی خواہشات اور حرص و طمع کا گلا کاٹ دو۔

پھر خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو اس طواف ظاہری سے طواف باطنی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اس طرح کہ جسم مادی گھر کا طواف کرتا ہے اور قلب و روح رب البیت کے گرد طواف کرتے ہیں۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے تو گویا اللہ کی طرف دوڑتا اور اس کی جانب بڑھتا ہے کہ اگر پہلی مرتبہ رحم نہیں کرے گا تو دوسری مرتبہ، آخر کب تک اس کی رحمت جوش میں نہ آئے گی اور حیرانی و سراسیمگی کو اپنے دامن میں پناہ نہ دے گی۔ اور سنگ اسود کو بوسہ دیتا ہے تو گویا یہ پیمان کرتا ہے کہ اب اسی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھوں گا جسے قدرت نے نصب کیا ہو۔ چاہے وہ پتھر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر حج ان احساسات کو بیدار نہ کرے تو وہ ایک بے روح عمل ہے جو انسان کے اخلاق و اعمال میں تبدیلی پیدا نہیں کر دے سکتا۔

تجار الکتب
۱۳۲-۱۳۴ جاملی محلہ - بمبئی نمبر ۳
MOLVI MOHAMMED BIN GULAMRASUL SURTIS SONS
BOOKSELLERS & PUBLISHERS
132-134, JAMLI MOHALLA, BOMBAY, 3